سوال

(82) فرض نماز کے بعد دعا مانگنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں امام صاحب فرض نماز پڑھانے کے بعد دعا نہیں مانگتے۔کہتے ہیں کہ اس کا کوئی ثبوت نہیں وضاحت فرمائیں۔ نماز پنجگانہ کتنی رکعات ہیں، ہر نماز کی رکعات مفصل تحریر فرما دیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز کے بعد اگر کوئی انفرادی طور پر دعا مانگتا ہے تو اس میں کوئی حرج والی بات نہیں ہے۔ البتہ نماز کے بعد اجتماعی دعا کا ثبوت محل نظر ہے، اس سلسلہ میں جتنی بھی روایات پیش کی جاتی ہیں وہ صحیح نہیں ہیں، اگر صحیح ہیں تو مدعا ثابت کرنے کے لئے صریح نہیں ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں دس سال رہے۔ پانچوں وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نمازیں پڑھائیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کثیر تعداد نے آپ کی اقتدا میں نمازیں ادا کیں۔ مگر ان میں سے کوئی ایک بھی اجتماعی دعا کا ذکر نہیں کرتا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے معمول بنالینا سنت کے خلاف ہے اگر کوئی امام صاحب سے استدعا کرے تو اس کی تعمیل میں اجتماعی دعا کی جا سکتی ہے، اس پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ [واللہ اعلم]

نماز پنجگانہ کی فرض رکعات حسب ذیل ہیں۔ نماز فجر دو فرض، نماز ظہر چار فرض، نماز عصر چار فرض، نماز مغرب تین فرض، عشاء چار فرض اور نماز جمعہ دو فرض۔

نماز پنجگانہ کی سنت رکعات حسب ذیل ہیں۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دن اور رات میں (فرض رکعات کے علاوہ) بارہ رکعات پڑھے، اس کے لئے جنت میں ایک محل تیار کیا جاتا ہے۔ چار رکعات ظہر سے پہلے، دو رکعت اس کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت فجر سے پہلے۔'' [ترمذی، الصلوٰة :۴۱۵]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعات (سنت) پڑھیں۔ [صحیح مسلم، صلوٰة المسافرین :۲۹]

اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ ظہر سے پہلے چار سنت کے بجائے دو رکعت بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔ ان بارہ رکعات کو سنن مؤکدہ کہا جاتا ہے، ان کے علاوہ کچھ سنتیں غیر مؤکدہ بھی ہیں، مثلاً:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص عصر سے پہلے چار رکعت (سنت) پڑھے، اللہ اس پر رحم کرے۔'' [صحیح مسلم، صلوٰۃ المسافرین: ۴۳۰]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دومرتبہ فرمایا کہ ''مغرب سے پہلے دو رکعات ادا کرو، تیسری بار فرمایا کہ جس کا دل چاہے، یہ اس لئے فرمایا کہ کہیں لوگ اسے سنت مؤکدہ نہ بنالیں۔'' [صحیح بخاری، التہجد: ۱۱۸۳]

جمعہ سے پہلے نوافل کی ادائیگی پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ حدیث میں ہے کہ ''جو شخص غسل کرکے جمعہ کے لئے آئے اور خطبہ شروع ہونے تک جس قدر ہوسکے نوافل ادا کرتا رہے، پھر خطبہ جمعہ شروع سے آخر تک خاموشی سے سنے تو اس کے گزشتہ جمعہ سے لے کر اس جمعہ تک اور مزید تین (۳) دن کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔'' [صحیح مسلم، الجمعہ: ۸۵۷]

جمعہ کے بعد چار رکعت سنتیں پڑھنا چاہیے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ جب تم جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہو تو چار رکعات ادا کرو۔ [صحیح مسلم، الجمعہ: ۸۸۱]

اگر کوئی گھر آکر پڑھنا چاہے تو دو رکعات ہی کافی ہیں، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد کچھ نہیں پڑھا کرتے تھے۔ تاآنکہ اپنے گھر آتے اور دو رکعات پڑھتے۔ [صحیح بخاری، الجمعہ، ۹۳۷]

نماز عشاء کے ساتھ ہم نے وتروں کا ذکر اس لئے نہیں کیا کہ وتر عشاء کی نماز کا حصہ نہیں ہیں بلکہ وتر نماز تہجد کا حصہ ہیں جو تہجد کے ساتھ ملاکر پڑھے جاتے ہیں۔ جو حضرات رات کو اٹھنے کے عادی نہ ہوں شریعت نے انہیں سہولت دی ہے کہ وہ نماز عشاء کے ساتھ انہیں پڑھ لیں۔ حدیث میں ہے جسے اندیشہ ہو کہ رات کے آخری حصہ میں نہیں اٹھ سکے گا وہ اول شب ہی وتر پڑھ لے۔ [صحیح مسلم، صلوٰۃ المسافرین: ۷۵۵]

ان فرائض وسنن کے علاوہ نوافل کی ادائیگی پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ آپ حضرات اپنی خوشی سے جس قدر چاہیں نوافل پڑھ سکتے ہیں لیکن ان نوافل کو فرائض کے ساتھ نتھی نہ کیا جائے۔ واضح رہے کی قیامت کے دن جب نماز کے متعلق بازپرس ہوگی تو فرائض کی کمی کو نوافل وسنن سے پورا کیا جائے گا، اس لئے فرائض کی حفاظت کے لئے سنن اور نوافل بھی ادا کرنے چاہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:126